REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

تار کا پتہ۔ "ڈیلی الفضل" ربوہ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۶/۱۱ | یکم اخاء ۱۳۳۶ ہش | یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۳۱

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل سے پھر ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل رات دن سکون سے گزرنے کے بعد کل شام کو درد کی شکایت پھر پیدا ہوگئی رات میں کسی کسی وقت درد کی ٹیس اٹھتی اور تکلیف دیتی رہی۔ آج صبح سے کوئی ٹیس نہیں اٹھی۔ ضعف کل شام سے زیادہ ہوگیا ہے۔ جو اس وقت بھی کہ صبح کے آٹھ بجے ہیں موجود ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

منٹگمری کے قریب کراچی ایکسپریس اور رائل ایکسپریس میں خوفناک تصادم

کراچی ایکسپریس کا انجن اور پانچ ڈبے جل کر تباہ ہوگئے۔

لاہور ۳۰ ستمبر۔ گزشتہ رات منٹگمری سے اٹھارہ میل دور گمبر کے اسٹیشن پر ۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس اور ۵۱۲ رائل ایکسپریس میں تصادم ہوگیا۔ جس کی وجہ سے کراچی ایکسپریس کا انجن اور پانچ ڈبے جل کر راکھ ہوگئے۔ یہ خوفناک حادثہ اس وقت پیش آیا کہ جب رائل ایکسپریس جو مخالف سمت سے آرہی تھی پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی کراچی ایکسپریس سے آٹکرائی۔ اس خوفناک حادثے کی اطلاع ملتے ہی فوراً کراچی اور لاہور سے امدادی ٹرینیں مقام حادثہ پر روانہ کردی گئیں۔ چنانچہ دو گھنٹے کے اندر اندر طبی امداد کا سامان وہاں پہنچ گیا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے چیف میڈیکل آفیسر بھی مقام حادثہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ادھر مین لائن پر آمدورفت روک دی گئی ہے۔

ٹرین کے حادثے میں دو سو ہلاک

لیگس۔ نائیجیریا۔ ۲۹ ستمبر۔ مغربی نائیجیریا کے صدر مقام آبادان سے ۲۰ میل دور ٹرین کے ایک ہولناک حادثہ میں کم از کم دو سو افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ پچاس مجروحین کو ایک قریبی ہسپتال میں داخل کردیا گیا ہے ٹرین پوری رفتار سے چلتی ہوئی دریا میں جا گری۔

پاکستان کا تجارتی وفد کراچی سے ماسکو روانہ ہوگیا

وفد روس کے علاوہ مشرقی یورپ کے ممالک کا بھی دورہ کریگا

کراچی ۳۰ ستمبر۔ پاکستان کا تجارتی وفد جو آٹھ ارکان پر مشتمل ہے گزشتہ رات کراچی سے ماسکو روانہ ہوگیا۔ وفد روس کے گیارہ روزہ دورے کے بعد پولینڈ ہنگری۔ چیکوسلواکیہ اور یوگوسلاویہ کا بھی دورہ کرے گا۔ اور ان ممالک کے ساتھ تجارت کو وسعت دینے کے امکانات کا جائزہ لے گا محکمہ تجارت کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد وفد کی قیادت کر رہے ہیں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اتنا وسیع اور با اختیار سرکاری وفد کمیونسٹ ممالک کے دورے پر روانہ ہوا ہے۔ وفد میں اعلیٰ سرکاری حکام کے علاوہ صنعتی اداروں کے نمائندے بھی شامل ہیں۔

مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل

بخیریت ہالینڈ پہنچ گئے

مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب ہیگ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل بخیریت ہالینڈ پہنچ گئے ہیں۔ احباب حصول مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

کی صحت کے متعلق اطلاع

مکرم ملک عبدالباسط صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات نے لاہور سے بذریعہ خط اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات ۲۵ ستمبر ۱۹۵۷ء سے بغرض علاج لاہور تشریف لے آئے ہیں۔ اور میو ہسپتال کے A.V.H وارڈ میں زیر علاج ہیں سفر کی وجہ سے تکلیف میں اضافہ ہوگیا ہے۔ بخار کے ساتھ ساتھ بے چینی اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

م آپ نے کہا کہ پاکستان اسلامی ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اتحاد قائم کرنے کی جس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنا اس پالیسی کے منافی ہے۔

صدر سکندر مرزا کراچی سے پشاور پہنچ گئے

فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کا مشورہ

پشاور ۳۰ ستمبر۔ صدر سکندر مرزا کل دوپہر بیگم ناہید مرزا کے ہمراہ پشاور پہنچ گئے۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید اور وزیر صنعت مسٹر مظفر علی قزلباش بھی صدر کے طیارہ میں ہی پشاور پہنچے۔ صدر سکندر مرزا نے لاہور میں صوبائی وزراء اور حکام سے گفتگو کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے والوں کے خلاف انتہائی سخت اقدامات کریں۔ صدر نے کہا کہ ایسے تنازعات اب قصہ پارینہ بن جانے چاہئیں۔

تربیتی کلاس میں لیکچر

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ کے احاطہ میں آجکل جو تربیتی کلاس ہو رہی ہے۔ اس میں آج رات ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس "منکرین خلافت کا انجام" کے موضوع پر طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ دیگر احباب بھی اس میں شرکت کرکے استفادہ کرسکتے ہیں

ہندوستانی نمائندے کی طرف سے فوجی کارروائی کی دھمکی

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ ہندوستان کی مسلح افواج کے وزیر مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ اگر سلامتی کونسل کشمیر کا مسئلہ طے نہ کرا سکی تو پھر ہندوستان آزاد کشمیر کا علاقہ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے فوجی کارروائی کرے گا۔ انہوں نے یہ بیان ایک ٹیلیویژن پروگرام میں حصہ لیتے ہوئے دیا۔ انہوں نے اس الزام کو پھر دہرایا کہ پاکستان نے جارحانہ کارروائی کی ہے۔

— نیویارک ۳۰ ستمبر۔ حکومت اسرائیل حکومت کے آبپاشی اور صنعتی نظام کو ترقی دینے کے لئے ایٹمی توانائی سے کام لینے کی کوشش کر رہی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء

شراب نوشی کی لعنت

یوں تو تمام یورپ اور امریکہ شراب کا رسیا ہے لیکن ان ممالک میں بھی فرانس کو خاص امتیاز حاصل ہے فرانس کے تمام سیاسی اور معاشرتی مسائل میں سے یہ مسئلہ عظیم ترین ہے اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے سال فرانس میں سترہ ہزار آٹھ سو (۱۷۸۰۰) افراد شراب نوشی سے جان بحق ہوئے۔ اسی سال میں دنیا کی موذی ترین مرض دق سے فرانس میں صرف بارہ ہزار سات سو موتیں ہوئیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ اکثر دق سے مرنے والے مریض بھی شراب ہی کا شکار ہوئے ہوں۔

فرانس کے ارباب اختیار فرانس کی اس صورت حال سے بہت پریشان ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ طبی نقطۂ نظر سے ملک کے ہر دس افراد میں سے ایک شراب خور ہے۔ شرابخور سے مراد ایسے افراد ہیں جو کثرت سے شراب نوشی کے عادی ہیں ورنہ شاید ہی کوئی فرانسیسی ہوگا جو شراب نہ پیتا ہو۔ ملک کے دماغی ہسپتالوں میں اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار دماغی مریض ہیں جن میں سے ایک تہائی شراب خوری کی وجہ سے دماغی توازن سے محروم ہوئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ فرانس کے ساٹھ فیصدی کوڑھ مغز بچے شراب خور والدین کی اولاد ہیں اور ساٹھ فی صدی جرائم شراب کی وجہ سے ہیں۔

ایک سرکاری رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ صرف شراب نوشی کی وجہ سے حکومت کا سالانہ خرچ ایک ارب پچیس کروڑ روپیہ لوگوں کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے میں صرف ہوتا ہے۔ لیکن شراب پر ٹیکس کی آمد صرف پینتیس کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔ ایک غیر سرکاری اندازے کے مطابق محض شراب نوشی کی وجہ سے صنعتی پیداوار میں ہر سال دو ارب روپے سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ شراب کے رسیا مزدور حادثوں اور بیماریوں کے شکار نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ مختلف کارخانوں کے مالکوں کا کہنا ہے کہ جو مزدور شراب پیتے ہیں وہ پچھلے پہر کا وقت ایسی حالت میں گزارتے ہیں کہ نہ وہ سوتے ہیں اور نہ جاگتے ہیں اس وقت گویا وہ اس دنیا میں ہوتے ہی نہیں۔

الغرض فرانس شراب کے مضرات کی ایک عبرت گاہ ہے۔ حکومت اس آفت کے مقابلہ میں ہار چکی ہے چنانچہ فرانس کی ایک حکومت نے چھوٹے پیمانہ پر شراب کشید کرنے والوں کے حقوق پر پابندیاں عاید کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر ناکام ہوئی

مسٹر مینڈیز فرانس نے شراب کے گلاس کے عوض دودھ کے گلاس پر زور دیا مگر فرانسیسیوں نے شراب کے گلاس کو ترجیح دی۔ فرانس کے بہی خواہ مدبروں کے لئے یہ مسئلہ لاینحل ہو گیا ہے۔ اگرچہ کئی طریقوں سے شراب خوری سے نفرت دلائی جاتی ہے مگر ان سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہو رہا۔

شراب کی مضرات کا اندازہ لگانے کے لئے فرانس جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایک تجربہ گاہ ہے جس سے ہماری اقوام کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ یورپ نے یہ مرض کم و بیش تمام دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ یورپ نے محض دوسرے ممالک سے روپیہ بٹورنے کے لئے شراب کی تجارت کو فروغ دیا ہے اور آج نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خود اسلامی ممالک بھی اس لعنت کا شکار ہو رہے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہمارے ملک میں ابھی یہ لعنت اس کثرت سے موجود نہیں ہوئی۔ لیکن جس رفتار سے یہ راہ پا رہی ہے۔ اور تہذیب کے بہانے سے جس طرح اونچی سوسائٹی میں اس کو خیر مقدم کہا جا رہا ہے ڈر ہے کہ ہمارا ملک بھی اس سے خالی نہیں رہے گا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ ایشیائی اقوام میں سے بھی صرف اسلامی اقوام ہی بڑی حد تک شراب سے بچی رہی ہیں۔ جس طرح محض ایک حکم سے مسلمانوں نے اس کو چھوڑا ہے۔ کسی دوسری قوم یا مذہب کے پیروؤں نے اس کو نہیں چھوڑا۔ شراب کی مذمت تو شاید تمام مذاہب کرتے رہے ہیں۔ لیکن یہ شرف بھی اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے واضح ترین الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے اور اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ باوجود مغربی تہذیبی یورش کے ابھی تک مسلمانوں کی اکثریت شراب سے نفور ہے۔

ہمارے ملک کے دینی رجحانات رکھنے والے لوگ بجا طور پر ملک میں بڑھتی ہوئی شراب نوشی اور اس کی وجہ سے جو بے حیائی اور جرائم پنپ رہے ہیں انکے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ان کی آواز کوئی اثر نہیں دکھا رہی۔ وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی آواز ان کے پروگرام کی محض ایک ضمنی بات ہے۔ ورنہ وہ اپنے وقت کا بہترین حصہ سیاسی مشغولیت میں صرف کر رہے ہیں۔

آج اگر ہمارے مسلمان اہل علم حضرات کا ایک گروہ دنیا سے شراب نوشی کو مٹانے کے لئے منظم طور پر کوشش میں مصروف ہو جائے اور اپنے ملک کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں صرف شراب نوشی کیخلاف تبلیغ کرنے والے مشن قائم کرے تو ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف وہ دنیا سے اس لعنت کو ختم کر سکتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی برکات سے بھی تمام دنیا کو فیضیاب کر سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ کو یہ توفیق ملی ہے کہ اس نے دنیا کے تمام علاقوں میں تبلیغ اسلام کے مشن کھول دیئے ہیں اکثر غیر مسلم ممالک میں جہاں کبھی اذان کی آواز بلند نہیں ہوئی مسجدیں تعمیر کر دی ہیں کئی ایک مغربی اور مشرقی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر شائع کر دیا ہے۔ ہمارے بہت سے مبلغین بڑی قربانیاں کرکے ان مشنوں کو چلا رہے ہیں اور دین اسلام سے اقوام کو روشناس کرا رہے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے مبلغین کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ جہاں وہ دوسرے مسائل میں اسلام کی برتری تمام مذاہب پر ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں انہیں شراب نوشی کے مسئلہ کیطرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور ان کے سامنے نہایت موزون طریقے سے یہ بات پیش کرنی چاہیے کہ کس طرح بانی اسلام علیہ السلام کے ایک حکم سے مسلمانوں نے اس لعنت سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کی۔ جس کا اثر پشت ہا پشت تک چلا آیا ہے اور اب اس اثر کو مغربی بد اثرات زایل کرنے میں لگے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان اقوام ابھی تک اس لعنت سے بہت حد تک بچی ہوئی ہیں۔

ہماری دانست میں فرانس جیسے ممالک میں تبلیغ کا یہ طریق نہایت کامیاب ہو سکتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی حقیقت بالکل فراموش ہو گئی ہے۔ ورنہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اگر ہمارے اہل علم حضرات اسی ایک مشن کو لے کر مغربی دنیا میں نکل پڑیں تو وہ تبلیغ اسلام میں معجزات دکھا سکتے ہیں۔ کاش ہمارے اہل علم حضرات بیدار ہوں اور اپنے حقیقی فرائض کو سمجھیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء

108

نکاتِ معرفت

بیان کردہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

مرتبہ۔ مسعود احمد صاحب جہلمی جامعۃ احمدیہ ربوہ

موزخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۷ء کو خاکسار اپنے ایک اور دوست کے ساتھ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دوران ملاقات میں آپ مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک اپنے مخصوص مشفقانہ انداز میں مختلف روحانی اور علمی مسائل پر روشنی ڈالتے رہے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے پرانے صحابہ سے مل کر انسان کی روح کو عجیب تقویت ایمانی حاصل ہوتی ہے۔ اور ان کی پر از حکمت اور معرفت باتیں انسان کے اندر جوش عمل پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتیں اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہی ایسے بزرگوں کی صحبت صالحہ اختیار کرنے کی طرف آیت کونوا مع الصادقین میں اشارہ فرمایا ہے۔

دوران گفتگو میں حضرت مولانا نے مختلف روحانی اور علمی مسائل سے ہمیں مستفید فرمایا۔ افادہ عام کے لئے ان میں سے چند ایک درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

دنیا میں خوش رہنے کا طریق

حضرت مولانا نے فرمایا میں ہمیشہ ہر حال میں خوش رہتا ہوں۔ کبھی عسر کی حالت بھی مجھ پر آجائے۔ تو بھی میں اسے خوش وخرم گزار دیتا ہوں۔ بعض لوگ مجھ سے اس کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ آپ نے اس اجمال کی تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ احمدیت کے قبول کرنے سے قبل جب میری عمر بھی ابھی زیادہ نہ تھی۔ تو نماز کے بارہ میں میرا طریق کار یہ تھا۔ کہ جب طبیعت نماز کی طرف راغب ہوتی۔ تو نماز ادا کر لیتا اور جب طبیعت میں نماز کے بارہ میں انقباض محسوس ہوتا۔ تو اس خیال سے ترک کر دیتا کہ اس وقت نماز کی طرف دل چونکہ بالکل مائل نہیں ہے۔ اس لئے یہ نماز بجائے مفید ہونے کے مضر ہے۔ کیونکہ میں نماز کو جسمانی غذا کی طرح ایک روحانی غذا متصور کرتا تھا۔ اور جس طرح بغیر حاجت اور خواہش کے اگر جسمانی غذا کھائی جائے تو بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح میں نماز کو ایک روحانی غذا خیال کرتے ہوئے رغبت کے وقت پڑھ لیتا اور جب رغبت نہ ہوتی۔ تو ترک کر دیتا۔ اسی اثنا میں مجھے خدا تعالےٰ نے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور میں ایک بار قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ دوران قیام میں ایک دن حضور علیہ السلام اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میں نماز ادا کرتا ہوں۔ لیکن بعض اوقات طبیعت میں میلان اور رغبت الی اللہ نہیں ہوتی۔ تو پھر میں نماز ترک بھی کر دیتا ہوں۔

سائل کے اس سوال پر میں چونکا۔ اور ہمہ تن گوش ہوا۔ کیونکہ یہ سوال میری حقیقت حال کی بھی ترجمانی کر رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے سوال کرنے والے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دیکھو نماز کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک غذا کی اور دوسری دوا کی۔ جب انسان کو روحانی تندرستی اور کامل رغبت الی اللہ حاصل ہو۔ تو نماز غذا کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ کی طرف انسان کی رغبت کم ہو جائے۔ اور روحانی طور پر بیمار ہو جائے۔ تو نماز دوا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور انسان کی روحانی بیماریاں اس دوا کے استعمال سے جاتی رہتی ہیں۔ اور یہی دوا پھر تندرست روح کے لئے غذا بن جاتی ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ حضور کے اس حکیمانہ اور عارفانہ ارشاد کو سن کر میں اپنی گزشتہ بدعقیدگی پر شرمندہ و نادم ہوا۔ اور میں نے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ بموجب حدیث ۷/۸ سال کی عمر سے کہ جب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو مار کر بھی نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے اس وقت سے قریباً میں نے سال بھر کی نمازیں ترک کی تھیں۔ چنانچہ میں نے ان ترک کردہ نمازوں کو ادا کرنا شروع کیا۔ اور برابر سال بھر ہر نماز کے ساتھ ایک نماز مزید ادا کر لیتا۔ بعض احباب نے میرے اس طریق کو دیکھ کر بموجب حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ مجھے ایسا نہ کرنے کو بھی کہا۔ مگر مجھ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکیمانہ ارشاد کا کچھ اس طرح اثر ہوا۔ کہ میں نے باوجود رعایت کے تلافی مافات کو ضروری سمجھا

اس پس منظر کو بیان کر چکنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے اس بیان فرمودہ نسخہ کو میں نے علاوہ نماز کے دیگر شعبہ ہائے زندگی میں بھی اپنایا ہے۔ جس کے بعد میں ہمیشہ خوش وخرم رہتا ہوں۔ کیونکہ جب کبھی مجھ پر یسر کی حالت ہوتی ہے۔ تو میں اسے غذا سمجھ کر خوش ہوتا ہوں۔ اور جب کبھی عسر کی حالت آجاتی ہے۔ تو اسے دوا سمجھ کر خوش رہتا ہوں۔ اور اس مریض کی طرح جو ڈاکٹر کو فیس بھی ادا کرتا ہے۔ اور کڑوی دوا کو بھی اس خیال سے پی لیتا ہے۔ کہ یہ دوا میری صحت کا باعث ہوگی۔ حالت عسر کو بھی کڑوی دوا کی طرح بخوشی پیتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ میرے لئے روحانی یسر ثابت ہوگی۔ تو اس طرح میں ہر حالت میں خوش رہتا ہوں۔

خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا ناقابل معافی گناہ ہے

حضرت مولانا نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ہے کہ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ نفوس سے مراد علاوہ اپنے نفوس کے دیگر رشتہ دار وغیرہ

مبارک ہے ہمیں پیری مریدی

ہمیں محمودؓ سے وابستگی دی
فقیری میں امیری کیا شہی دی

اگر پیری مریدی ہے خلافت
مبارک ہے ہمیں پیری مریدی

یہ سودا ہے بڑے گھاٹے کا سودا
جو دیں کو بیچ کر دنیا خریدی

خدا کا شکر ہے ناہیدؔ اس نے
خلوصِ عشق والی زندگی دی

عبد المنان ناہید

بھی ہیں اور ان کے بارہ میں غور و فکر کرنے سے بہت سے روحانی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماسوا اللہ کسی کو سجدہ جائز نہیں اور اگر ہوتا تو بیوی کو اجازت ہوتی کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں درحقیقت اس بات کی طرف ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔ کیونکہ ایک خاوند اپنی بیوی کے ہر ایک گناہ کو بخش سکتا ہے یعنی اگر کبھی نمک مرچ میں بے اعتدالی ہو جائے یا کوئی اور غلطی سرزد ہو جائے تو خاوند اس کو درگذر کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بیوی اپنے خاوند کے ساتھ کسی کو شریک بنانا چاہے تو خاوند اس گناہ کو نہیں بخش سکتا اور اسی وقت کہہ دیتا ہے کہ ھٰذا فراق بینی و بینک۔

اللہ تعالےٰ نے انسان کی فطرت میں اس مسئلہ کو ودیعت فرما کر انسانوں کو ایک سبق عظیم دیا ہے۔ اور دیکھو اگر بیوی سے کسی اور قسم کی غلطی سرزد ہو جائے تو اس میں سفارش اور سمجھانے بجھانے سے بھی کام نکل آتا ہے۔ لیکن یہ جرم ایسا ہے کہ اس میں کوئی سفارش نہیں مانی جا سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں شرک کے بارہ میں کوئی سفارش نہیں قبول کروں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ اسعد الناس بشفاعتی من قال لا الہ الا اللہ یعنی موحد ہی میری سفارش سے متمتع ہو سکتا ہے مشرک کے لئے میں سفارش نہیں کر سکتا۔ نیز خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے گناہ جو شرک سے ورے ورے ہیں بخش دونگا لیکن شرک کا گناہ ناقابل معافی ہے۔

خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کرنی چاہیئے

آپ نے آیت اذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کو اس طرح یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ باپوں جیسا یاد کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی سے کوئی پوچھے کہ بھائی تمہارے کتنے ماموں ہیں تو وہ جواب دے گا ماشاء اللہ دو یا تین (جتنے ہوں گے) اور اسی طرح اگر یہ پوچھا جائے کہ کتنے چچا یا خالو ہیں تو وہ جتنے ہوں گے اتنے بتا دے گا۔ اس میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرے گا۔ لیکن اگر کوئی اس سے یہ پوچھے کہ تمہارے کتنے باپ ہیں تو وہ فوراً ناراض ہو جائیگا اور کہے گا کہ تم مجھے اور میری والدہ کو گالی دیتے ہو۔

آپ نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں باپوں کی طرح یاد کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح تم باپ کو ایک سمجھتے ہو اور اس کے ایک ہونے پر یقین رکھتے ہو۔ اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانا خلافِ فطرت سمجھ کر پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح تم خدا کو یقین کامل کے ساتھ واحد جانو بلکہ فرمایا اشد ذکرا یعنی جس یقین کے ساتھ تم اپنے باپ کو ایک سمجھتے ہو۔ اس سے زیادہ یقین کے ساتھ خدا تعالےٰ کی وحدت پر ایمان راسخ رکھو۔ کیونکہ تمہارا باپ تو مخلوق ہے اور خدا تعالےٰ بہرحال خالق اور مالک کل ہے فی انفسکم افلا تبصرون۔

ملاقات کے اختتام پر جب میرے ساتھی نے دعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ کا ورد اکثر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں اس کے بارہ میں آیا ہے کنز من تحت العرش اور کنز من کنوز الجنۃ۔ یعنی عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ یا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان بزرگوں کو جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت و خدمت کی توفیق ملی ہے زیادہ سے زیادہ عرصہ صحت و عافیت کے ساتھ ہم میں موجود رکھے تا ہم ان کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کر سکیں۔

اللّٰھم آمین۔

زندگی کا عارضی سفر اور انسان

(از مکرم خان عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

انسان جس کو اللہ تعالےٰ نے غور و فکر کا مادہ عطا فرمایا ہے وہ زندگی کے عارضی سفر میں ایک رہگذر مسافر کی طرح ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد اور رشتہ داران اور دوست جو دنیا میں چلتے پھرتے تھے اور دنیوی کاروبار میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ وہ روحانی قوتوں کو ترقی دینے والے انبیاء علیہم السلام کے ارتقائی مقام تک پہنچ گئے۔ اور جسمانی قوتوں کو ترقی دینے والے رستم و اسفندیار بن گئے نیز انسان اس بات پر بھی توجہ نہیں کرتا کہ اس دنیا یعنی دار العمل میں دوبارہ واپس نہ آئے گا۔ بلکہ موت کے بعد عالم معاد میں ہمیشہ کی رہائش ہوگی جہاں پر نیکوکار ہر طرح سے آرام کی زندگی بسر کریں گے اور بدعمل انسان بے شمار قسم کی اذیتوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ جب ایک کھال سزا کے طور پر آگ سے جل جائے گی تو پھر دوسری کھال دی جائے گی اور وہ بھی مصیبتوں کا نشانہ بن کر گل سڑ جائے گی۔

ان حالات میں ہر ہوشمند اور عاقبت اندیش انسان کا فرض ہے کہ زندگی کے قیمتی اوقات بڑی احتیاط سے گذارے۔ کیونکہ انسانی عمر کا وقت ایک امتحان کے کمرہ کی طرح ہوتا ہے۔ جہاں پر امتحان کے پرچوں کا جواب اعمال کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ عام طور پر انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ اس نے ہمیشہ دنیا میں زندہ رہنے کا پٹہ لکھوا لیا ہوا ہے اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ دنیوی عمر کو جو عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۸۰ یا ۹۰ سال تک ہوتی ہے ایک کمرہ امتحان یقین کرے جہاں پر اس نے امتحان کے پرچوں میں اعلےٰ نمبر حاصل کرنے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ کا سکھ حاصل کرنے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ حضور نبی کریم صلعم نے انسانی عمر کے متعلق عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں اپنی عمر کو اس رہگذر مسافر کی طرح سمجھتا ہوں جو چلتا چلتا دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے کسی درخت کے سایہ میں آرام کر لیتا ہے۔ اور پھر چل پڑتا ہے۔ اس لئے حضورؐ کے اس فرمودہ اعلےٰ نکتہ کے مطابق انسان کو اپنی زندگی کا وقت نہایت عارضی یقین کرنا چاہیئے ورنہ غریب ہو یا امیر دنیا میں منہمک ہو کر دلی اطمینان حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی بات کے مدنظر کئی بادشاہوں نے اپنی بادشاہت سے دستبردار ہو کر اپنی زندگی کو تقویٰ و طہارت سے گذار کر اصل اطمینان حاصل کیا۔ اب جائے غور ہے کہ اگر دولت قلبی اطمینان کا باعث ہوتی تو کیوں بادشاہوں نے اپنی بادشاہت سے دستبردار ہونے کو پسند کیا۔ ان حالات میں یہی بات درست ہے کہ دنیا سے انقطاع اور تعلق باللہ کی کوشش میں ہر آن لگے رہنے میں تسکین قلب حاصل ہوتی ہے جو مال و متاع اور اولاد سے حاصل نہیں ہو سکتی دراصل انسان کے سپرد ہمارے خالق و مالک خدا تعالےٰ نے ہر طرح کے قوائے روحانی اور جسمانی کر دیئے ہوئے ہیں۔ ہم کو ہر آن یہ یقین کر کے کہ ہمارے سپرد بطور امین کے اللہ تعالےٰ نے قوتیں عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ ان کے صحیح استعمال سے قرب الٰہی کے حصول کی کماحقہ انتہائی جدوجہد کرنا لازم ہے۔ تاکہ ہمیں اللہ تعالےٰ کا قرب نصیب ہو۔ اور دنیا کا عارضی سفر آسانی سے گذارا جا سکے۔ اور دوسرے جہان کی ہمیشہ کی زندگی آرام سے گذارنے کا زرّیں موقعہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نصیب ہو۔ آمین۔

شکریہ احباب

(از مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور)

میری بہو یعنی عزیز اعجاز نصر اللہ خاں کی اہلیہ عزیزہ امۃ الحفیظ شمیم کی وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ کثرت سے تعزیت کا اظہار فرمایا ہے جو ہمارے غمگین قلوب کے لئے بڑی ڈھارس کا موجب ہوا ہے میں عدیم الفرصتی کی وجہ سے فرداً فرداً احباب کو جواب نہیں دے سکا اس لئے اخبار کے ذریعہ تمام بزرگوں اور دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ملتان اور وزیر آباد میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

دیہات میں بیماروں کا علاج ادویات کی مفت تقسیم مکانات اور گذرگاہوں کی تعمیر

ملتان شہر و چھاؤنی

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان ملتان چھاؤنی کی ایک امدادی پارٹی ۱۶ ستمبر ۵۷ء کو بعد از دعا ملتان سے کبیر والہ کی جانب بذریعہ لاری روانہ ہوئی۔ اس پارٹی میں محمد الطاف خان صاحب کوالیفائیڈ ڈسپنسر بھی معہ ادویات ضروری شامل تھے۔ یہ ادویات احباب جماعت سے چندہ کرکے فراہم کی گئی تھیں۔ اس پارٹی نے کبیر والہ پہنچ کر قصبہ مذکورہ کے گرد و نواح میں مورخہ ۱۷/۹/۵۷ کو صبح سے اپنا کام شروع کر دیا جس کی تاریخ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مورخہ ۱۷/۹/۵۷ موضع الہ آباد میں پہنچ کر جائزہ لیا گیا۔ دیہہ مذکور کے باشندے مختلف عوارضات میں مبتلا تھے۔ چنانچہ بیمار اشخاص کی تشخیص کرکے مفت ادویات دی گئیں۔

۲۔ مورخہ ۱۸/۹/۵۷ کو پھر پارٹی مذکور نے اپنا امدادی کام شروع کیا۔ اور موضع الہ آباد میں قریباً ۵۰ بیماروں کو مفت ادویات تقسیم کیں۔ اور یہ سلسلہ اڑھائی بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ اس کے بعد پارٹی مذکور چک ہائے ۱۵-۱۴ میں پہنچی۔ اس چک میں بھی مختلف عوارض میں باشندگان مبتلا تھے۔ چنانچہ امراض کی تشخیص کرکے مریضوں میں مفت ادویات پارٹی نے تقسیم کیں۔

۳۔ مورخہ ۱۹/۹/۵۷ کو پارٹی مذکور پھر چک مذکورہ میں گئی اور دوپہر تک یہی سلسلہ تقسیم ادویہ جاری رہا۔ قریباً اڑھائی بجے سہ پہر موضع کوٹ سے والہ کو روانہ ہوئی۔ اور وہاں شام کو چار بجے تک بیماروں کو دیکھا۔ اور ۶۰ مریضوں کو مفت ادویات تقسیم کی گئیں ... [illegible]

واپس چک ۱۵-۱۴ میں پہنچ کر مزید بیماروں کی امراض کی تشخیص کی اور دوبارہ ان چک میں مزید بیماروں کو ادویات مفت تقسیم کیں۔ اور شام کو امدادی پارٹی موضع کوٹ سے والہ میں پہنچی۔ اور وہاں بعض کو بھی ... [illegible] پہنچائی۔ ان تین دنوں کے دوران پارٹی نے قریباً تین سو مریضوں کا علاج کیا۔ اور انہیں مفت ادویات مہیا کیں۔ مقامی جماعتیں امداد مصیبت زدگان سیلاب کے لئے چندہ فراہم کر رہی ہیں۔

مزید امدادی پارٹیاں بھی بھجوائی جا رہی ہیں۔ چندہ ادویات کی مفت فراہمی و دیگر انتظامات میں مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب وائس پریذیڈنٹ۔ ملتان چھاؤنی۔ چوہدری عبداللطیف صاحب۔ ڈویژنل قائد خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی۔ چوہدری اکرام اللہ صاحب پریذیڈنٹ ملتان چھاؤنی و ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان نے نمایاں حصہ لیا۔ اور اپنے قیمتی مشوروں اور دیگر ذرائع سے ہر وقت ان کا عملی تعاون حاصل رہا۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ کریم انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

وزیر آباد

جماعت احمدیہ وزیر آباد کے خدام کی ایک امدادی پارٹی جو کہ دس افراد اور ایک کمپونڈر پر مشتمل تھی۔ لوہیری وال گاؤں میں گئی۔ راستہ میں ایک نالہ کی وجہ سے پبلک کے لئے گذرنا محال تھا۔ اس راستہ سے روزانہ سات ملحقہ گاؤں کے لوگ وزیر آباد آتے ہیں ... [illegible]

(تربیتی کلاس)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پروگرام

یہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۷ ستمبر ۵۷ء سے شروع ہو چکی ہے۔ اور پندرہ روز تک جاری رہے گی

۴-۰۰ بجے بیداری
تا
۴-۴۵ " تہجد
۵-۰۰ نماز فجر
۵-۱۵ تا ۵-۴۵ تلاوت و تجوید۔ مکرم جناب حافظ فتح محمد صاحب
۵-۴۵ تا ۶-۱۵ P.T. مکرم جناب عنایت اللہ صاحب
۶-۱۵ تا ۷-۰۰ ناشتہ
۷-۰۰ تا ۸-۳۰ مطالعہ
۸-۳۰ تا ۹-۰۰ لیکچر۔ احمدی اور غیر احمدیوں میں فرق۔ مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
(بنیادی مسائل)
۸-۳۰ تا ۹-۰۰ فقہی اختلافی مسائل۔ مکرم جناب مولوی محمد احمد صاحب جلیل
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ مطالعہ
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰ لیکچر فسٹ ایڈ۔ مکرم جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ " عربی گرامر کے قواعد۔ مکرم جناب ملک سیف الرحمان صاحب
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۵ " حدیث۔ مکرم جناب مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۲-۱۵ تا ۲-۳۰ دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر
۲-۳۰ تا ۳-۰۰ لیکچر " فرائض و احکام، مکرم جناب مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
۳-۰۰ تا ۳-۳۰ " اخلاق مکرم جناب مولوی خورشید احمد صاحب شاد
۳-۳۰ تا ۴-۰۰ " تاریخ احمدیت مکرم جناب مولوی دوست محمد صاحب
۴-۰۰ تا ۴-۳۰ نماز عصر
۴-۳۰ تا غروب آفتاب۔ کھیل اور ورزش
بعد غروب آفتاب۔ نماز مغرب اور کھانا
۷-۴۵ نماز عشاء
۸-۰۰ تا ۹-۰۰ خطاب
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ مطالعہ
۱۰-۰۰ بجے شب شب بخیر

تقاریر کا پروگرام

انشاء اللہ سلسلہ کے بزرگان اور بعض دیگر احباب تربیتی کلاس سے خطاب فرمائیں گے ان کی تقاریر کا وقت آٹھ بجے تا نو بجے شب مقرر ہے۔ جو دوست اس سے استفادہ کرنا چاہیں۔ اجازت کے ساتھ اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح باقی تعلیم کے پروگرام میں بھی اجازت کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔

۱۔ مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ منکرین خلافت کا انجام
۲۔ مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ اہل پیغام کے اعتراضات کے جوابات
۳۔ مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل۔ امکان نبوت در خیر امت
۴۔ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب۔ جماعتی تنظیم اور اس کی اہمیت
۵۔ مکرم جناب قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت۔ تربیت کے بعض اصول اور میرے تجربات
۶۔ مکرم جناب پروفیسر سیف الرحمان صاحب۔ اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق
۷۔ مکرم جناب مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
۸۔ مکرم جناب پروفیسر بشارت الرحمان صاحب۔ مسلمان شہری کے فرائض
۹۔ مکرم جناب پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب۔ عہدہ داروں کیلئے نفسیات کا جاننا کیوں ضروری ہے
۱۰۔ مکرم جناب مولوی احمد خان صاحب نسیم۔ مقامی تبلیغ میں میرے تجربات
۱۱۔ مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب۔ تبلیغ میں بنیادی علوم کی اہمیت
۱۲۔ مکرم جناب مسعود احمد صاحب دہلوی۔ صحافت ص ص
۱۳۔ مکرم جناب بشارت احمد صاحب بشیر۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا
۱۴۔ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی
۱۵۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ لوز نبوت سے استفادہ کا طریق

نوٹ: ربوہ کے دیگر خدام و انصار بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اجازت سے روزانہ رات کو آٹھ بجے سے نو بجے تک مختلف علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ اور دیگر اہل علم حضرات کی تقاریر سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(غلام باری سیف مہتمم تعلیم)

مجالس انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

جمعہ اور ہفتہ مورخہ ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ اور ہفتہ ہوگا۔ تمام مجالس کو اس روحانی اجتماع میں شمولیت کے لئے فوری طور پر اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے مرکزی دفتر میں ان کے اسماء ارسال فرمانے چاہئیں۔

نوٹ:۔ پہلے بعض اعلانات میں ۲۶-۲۷ر اکتوبر کی تاریخیں غلط شائع ہو گئی ہیں۔ جمعہ اور ہفتہ کو ۲۵ اور ۲۶ر اکتوبر ہے۔ اور یہ اجتماع جمعہ اور ہفتہ کے روز منعقد ہو رہا ہے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نوائے پاکستان کی صریح کذب بیانی

نوائے پاکستان کے ۸ر اگست کے اخبار میں "آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے" کے عنوان سے ایک فرضی مناظرہ کی داستان بالکل جھوٹی اور خلاف واقعہ شائع ہوئی ہے۔ نامہ نگار (عزیز مدرسہ فاروقیہ عارف والا دیہ احرار کا مدرسہ ہے) کے غیر معروف اور گمنام مدرس ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نامہ نگار جھوٹی اور بناوٹی رپورٹیں لکھنے میں بھی ید طولےٰ رکھتے ہیں۔

قارئین کرام! یہاں نہ کوئی مناظرہ تھا۔ نہ شرائط پیش کی گئیں۔ البتہ دو تین آدمیوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ علیحدہ بیٹھکر تبادلہ خیالات کریں گے۔ یہ گفتگو بھی مشروط تھی۔ کہ تحقیق کرنے والے حضرات ہمیں ایسی تحریر دیں۔ جس سے کسی قسم کا خطرہ پیدا نہ ہو۔ نیز وہ مقامی پولیس آفیسر صاحب کی تحریری اجازت حاصل کریں وہ تحریر لکھی گئی۔ مگر اس کا ذکر نامہ نگار نے نہیں کیا۔

ہم اس جھوٹی رپورٹ پر سوائے لعنت اللہ علی الکاذبین کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر الحمد للہ کہ اس میں ناکام ہو گئے۔ (چراغ الدین سکرٹری مال جماعت احمدیہ عارف والا ضلع منٹگمری)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء بروز اتوار محترم قاضی علی محمد صاحب خطیب احمدیہ جامع مسجد شہر نے میرے لڑکے عزیز محمد خلیل احمد شاہد اوپل کا نکاح عزیزہ ساجدہ رشیدہ بنت مرزا یٰسین بیگ صاحب سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمادیں۔ کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و رحمت کرے۔ آمین۔ (چوہدری محمد حسن اوپل گجرات شہر)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے لڑکے مقبول احمد نے ادیب کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اب دو مضمون کا دوبارہ امتحان ہوا ہے۔ عزیز کے لئے یہ آخری موقعہ ہے۔ احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۲۴۲ ج ب ضلع لائل پور)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا دفتر دوم

چک ۳۰/۱۱ ضلع منٹگمری کی جماعت زمینداروں کی جماعت ہے۔ جو شروع تحریک جدید سے ہی شاندار قربانی کرتی رہی ہے۔ ان کا وعدہ سال رواں دفتر اول و دوم ۱۱۷۰ تھا۔ اور وصولی ۸۲۰ گویا ۷۰٪ ادا ہوا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب چیمہ کا وعدہ معہ اہلیہ صاحبہ ۹۸/- تھا۔ آپ سکرٹری مال بھی ہیں۔ جو ادا ہو چکا ہے اور چوہدری ارشاد احمد صاحب جن کا اپنا وعدہ ۱۸۵/- اور چوہدری صاحب نے اپنے خاندان کے نوکروں کی طرف سے ۹۵/۱۰ اور اپنے ایک بیٹے کی طرف سے ۴۲/- اس طرح آپ نے ۳۲۲/۱۰ روپیہ داخل فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر بیش از بیش قربانیوں کی توفیق بخشے آمین۔ امید ہے کہ اس جماعت کے احباب اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر کے آئندہ سال کی قربانیوں میں شاندار حصہ لیں گے۔

ایک صاحب جو میرپور خاص سے کراچی تبدیل ہوئے تھے۔ انہوں نے کراچی کے محاسب صاحب سے کہا۔ کہ میں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا ہے۔ آپ لے لیں۔ مگر یہ میرپور خاص کی جماعت میں محسوب ہو۔ کیونکہ میرا وعدہ وہاں درج ہے۔ کراچی کے عہدیدار نے فرمایا کہ آپ اپنی یہ رقم میرپور کے حساب میں براہ راست ارسال کریں انہوں نے یہ صحیح مشورہ دیا۔ کیونکہ اس دفتر کا دستور تحریک جدید کے پہلے دن سے یہی آرہا ہے کہ جس جماعت میں وعدہ لکھوایا ہو۔ تبدیل ہونے والے احباب کا حساب اسی جماعت میں رکھا جاتا ہے۔ جس میں وعدہ کیا ہے۔ تا وعدہ لینے والی جماعت بھی ان سے وصولی کی کوشش کرے اور مرکز میں بھی جب تبدیلی کی اطلاع معہ پتہ آئے تو وصول کرنے کے لئے لکھے اور وصولی اس جماعت میں درج ہو۔ جس میں وعدہ ہے تا دفتر کا ریکارڈ رجسٹر پر کاٹ چھانٹ کرنے سے مشکوک نہ ہو۔ اور وعدہ لینے والے کارکنوں کو بھی وصول کرنے کی طرف پوری توجہ رہے۔

چک ۶۶۳ گ ب کا وعدہ ۹۰۷/- ہے اور ان کی وصولی ۷۶۷/- روپے ہے جزاکم اللہ احسن الجزا۔

اس جماعت کی محترمہ سعید بیگم صاحبہ کا وعدہ ۶۳/- تھا۔ جو انہوں نے اپنا وعدہ ادا تو بہت پہلے کیا تھا لیکن بوجوہات تحریک جدید کو اب ملا۔ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے یا عہدہ دار ارسال کرنے والے کو چاہیئے کہ رقم ارسال کرتے وقت ساتھ ہی اسم وار تفصیل لکھ دیا کریں تا کوئی غلط فہمی نہ ہو۔

جماعت گوجرانوالہ ایک شہری جماعت ہے۔ دفتر اول کا وعدہ ۱۷۸۲/- اور وصولی ۱۵۲۸/- ہے۔ وصولی دفتر اول تو ۸۷ ½ فی صدی ہے۔ دفتر دوم کا وعدہ بھی ۱۶۸۲/- اور وصولی ۱۱۲۸/- ہے جو ۶۷ فیصدی ہے۔ دفتر اول و دوم کی وصولی بحیثیت مجموعی ۷۸ فیصدی ہے امید ہے کہ کارکنان ماہ اکتوبر میں اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر لیں گے۔ دوسری شہری جماعتوں کو بھی اپنے وعدے ۳۱ر اکتوبر تک پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ احمدیہ جماعت کی گذشتہ سالوں کی روایات اور مومنوں کی شان کے شایاں یہی ہے کہ جماعت کا وعدہ خواہ وہ شہری ہو یا زمیندار سو فیصدی پورا ہو۔ بلکہ کچھ بڑھ جائے۔ کیونکہ بعض احباب آخر سال میں ادا کرنے کی تلافی کے لئے وعدہ سے زیادہ ادا کر دیتے ہیں۔ ضلع کی زمیندار جماعتیں بھی توجہ دیں۔ کیونکہ وقت کم ہے۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

---

(۲) میری بچی کا کل ۱۴ر ستمبر کو گنگا رام ہسپتال میں اپریشن ہو گیا ہے۔ رسولی نکال دی گئی ہے۔ الحمد للہ مریضہ کی طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قاضی عبد الرحمٰن از لاہور

(۳) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او لالہ موسیٰ دماغی عارضہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا کرے۔ حاجی اللہ دتا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ

کولمبو منصوبہ کے مقاصد

اس سال اکتوبر کے مہینہ میں بیس ممالک سے زائد کے مندوبین سائیگان کے مقام پر دنیا کی ایک چوتھائی آبادی کی بہبود سے متعلق منصوبوں پر غور و فکر کرنے کی غرض سے مجتمع ہو رہے ہیں۔ گو وہ کوئی بجٹ پیش نہیں کریں گے تاہم وہ لاکھوں کروڑوں پونڈوں اور ڈالروں کی باتیں کریں گے۔ نہ ہی وہ اپنی خدمات کا کوئی معاوضہ وصول کرینگے کیونکہ وہ سب کولمبو منصوبہ کمیٹی کے بلا تنخواہ رکن ہیں۔ یہاں اس ادارہ کا مکمل نام لینا زیادہ مناسب ہوگا۔ جو جنوب مشرقی ایشیاء کے باہمی اقتصادی امدادی ادارے کی مشاورتی کمیٹی ہے۔ لفظ "مشاورتی" محل نظر ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ کمیٹی از خود منصوبے بنانے اور پروگراموں پر عمل درآمد کرانے کی مجاز نہیں ہے اس کے باوجود یہ اپنی دو ذیلی اداروں سے قطع نظر جو فنی باہمی امدادی سکیم اور دفتر اطلاعات پر مشتمل ہیں پورے منصوبے میں واحد بین الاقوامی نوعیت کی تنظیم ہے

مسئلہ

اچھا اگر صورت حال یہی ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ تو مذکورہ بالا وہ باتیں ہیں جو یہ کمیٹی نہیں کرتی ہے تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ ہے کس مرض کی دوا اور کولمبو منصوبہ سے اس کا کیا تعلق ہے؟ تو اس سوال کے جواب کے لئے پہلی بات تو یہ جاننی ضروری ہے کہ آخر یہ کولمبو منصوبہ بذات خود کیا شے ہے؟

درحقیقت کولمبو منصوبہ کا یہ مقصد اتنا ہی واضح اور معین ہے۔ جتنا کہ وہ روس اس کا مقصد جنوبی ایشیا کے ستاون کروڑ باشندوں کا معیار زندگی بلند کرنا ہے

اس عظیم اور فوری مسئلہ پر دولت مشترکہ کے وزراء نے جب وہ جنوری ۱۹۵۰ء میں کولمبو کے مقام پر ملے تھے تو تبادلۂ خیال کیا تھا اس زمانے میں جنوبی ایشیا کی پیداوار اور خوراک جنگ سے قبل کے زمانہ کی کم از کم پیداوار کی نسبت بھی کم تھی۔

جبکہ اس کے برعکس جنگ سے قبل کے زمانہ کی نسبت آبادی میں دس گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اس زمانہ میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ آبادی پندرہ کروڑ بڑھ جائے گی یعنی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی موجودہ آبادی کے برابر اور برطانیہ کی آبادی کی تین گنا۔

ان صلاح مشوروں کا نتیجہ کولمبو منصوبہ اور اس کی مشاورتی کمیٹی کی شکل میں ظاہر ہوا اس تمام منصوبہ میں یہ مشاورتی کمیٹی ہی ہے۔ جو بین الاقوامی نوعیت کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام منصوبہ میں اسے کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ حقیقتاً یہ ہے کہ بعض کے نزدیک تو یہ مشاورتی کمیٹی ہی اصل منصوبہ ہے۔ اس کے مقاصد میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں

۱۔ اس علاقہ کے باشندوں کی ضروریات کا جائزہ لینا۔

۲۔ موجودہ وسائل اور دیگر ضروریات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور اس علاقہ کے ترقیاتی مسائل پر دنیا کی رائے عامہ کی توجہ مبذول کرانا اور ایک قسم کے ادارے کی تشکیل جس کے ذریعہ اس علاقہ کے ممالک کو بین الاقوامی تعاون باہمی کی بدولت اپنے باشندوں کے معیار زندگی کو بڑھانا۔

تو یہ تھے کولمبو منصوبہ کے مقاصد۔ آیئے اب ذرا اس کی ہیئت پر غور کریں۔ سب سے پہلے سوال رکنیت کا آتا ہے۔ مشاورتی کمیٹی کے ارکان دو جماعتوں میں منقسم ہیں۔ ایک ایشیائی ممالک ہیں۔ اور دوسرے علاقہ سے باہر کے ممالک ہیں۔ جب اس منصوبہ کا شروع شروع میں اعلان ہوا تھا۔ تو اس وقت اس دوسری جماعت میں صرف دولت مشترکہ کے رکن ممالک یعنی آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ نیوزی لینڈ اور برطانیہ تھے۔ بعد میں اس ادارہ میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے بھی شرکت کر لی تھی شروع میں اس کے داخلی ممبروں میں پاکستان۔ بھارت اور سیلون تھے لیکن اب پاکستان کے مشرق میں سوائے چین کے ہر کوئی ایشیائی ملک اس کا رکن بن سکتا ہے اس ادارے میں تمام رکن ممالک برابری کے درجہ تک ملتے ہیں۔

اس سلسلے میں کوئی ہمہ گیر منصوبہ نہیں ہے بنیادی خیال مختلف اقوام کے درمیان باہمی تعاون کے جذبہ کو فروغ دینا ہے۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، اکتوبر ۱۹۵۷ء

بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۱، ۱۲، ۱۳، اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ قواعد کے مطابق اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ پچیس عورتوں پر ایک نمائندہ بھجوائی جا سکتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی اس موقعہ پر منعقد ہو گی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔ یہ تجاویز یکم اکتوبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز ہر لجنہ اماء اللہ سال رواں کا اپنا بجٹ کل آمد جو ان کی لجنہ کو ہوئی ہے۔ بھجوائیں نیز یہ بتا کیں۔ کہ دوران سال میں انہوں نے کیا خرچ کیا ہے۔

اجتماع کے موقع پر فی البدیہہ اور تیاری کے ساتھ تقریری انعامی مقابلے بھی ہوں گے۔ ہر دو کے لئے نام بھجوائیں فی البدیہہ تقریری مقابلہ کے لئے عنوان اسی وقت بتائے جائیں گے۔ جو مقابلہ تیاری کے ساتھ ہو گا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دئے جاتے ہیں ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہو گی بیرونی لجنات کوشش کریں۔ کہ انکی طرف سے کافی تعداد میں ممبرات ان مقابلوں میں شامل ہوں۔

عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ خلافت حقہ اسلامیہ

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی

۳۔ میں تیزی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

۴۔ پردہ

۵۔ دعا

۶۔ رحمۃ للعالمین

۷۔ تربیت اولاد

اس کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مقابلہ ہو گا۔ شامل ہونے والیاں کاغذ قلم۔ دوات اپنے ساتھ لائیں۔

تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹیں یکم اکتوبر تک بھجوا دیں۔ جس میں علاوہ شعبہ جات لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ سے مندرجہ ذیل کاموں کی رپورٹ بھی شامل کریں۔

۱۔ سارے سال میں (یعنی یکم اکتوبر ۵۶ء سے ۳۰ ستمبر ۵۷ء تک) چندہ مسجد ہالینڈ کتنا ادا کیا گیا۔

۲۔ سارے سال میں مصباح کے لئے کتنے خریدار مہیا کئے۔

۳۔ سارے سال میں نصرت انڈسٹریل سکول کی مشینوں کے لئے کتنی رقم ادا کی

براہ مہربانی سالانہ رپورٹ کے ہمراہ یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ آپ کی لجنہ کی طرف سے کونسی ممبر اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں۔ تاکہ رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نہائت ضروری اعلان

نتیجۂ امتحان رسائل خلافت شائع ہو چکا ہے۔ اس بارے میں اگر کوئی غلطی محسوس ہو خصوصاً انعامی حصہ میں تو اس کے متعلق فوری طور پر مطلع فرمایا جائے۔ اس سلسلہ میں ۱۵ اکتوبر تک اطلاعات کا انتظار کیا جائیگا۔ سب اطلاعات پر مناسب تحقیق کے بعد جلد آخری اعلان کر دیا جائے گا

اس اعلان کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی اراکین کی تعیین کے بارے میں بعض جگہ غلطی محسوس ہوئی ہے۔ اور بعض نام اور ان کے نمبر نظر انداز ہو گئے ہیں۔ لجنہ یا ناصرات الاحمدیہ کے رکن ہونے کے بارے میں مقامی لجنہ کی صدر صاحبہ کی تصدیق آنے پر تصحیح کر دی جائے گی۔

ایسا ہی اطفال بھی مطلع فرمائیں جن کے نمبر ۶۰ سے زیادہ ہیں۔ تاکہ اگر ممکن ہو سکے تو اطفال کیلئے علیحدہ انعام کا انتظام کیا جائے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب آف منہیام (امریکہ) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت شیخ عبدالکریم صاحب مرحوم آف گجرات سے چار صد پاؤنڈ سٹرلنگ مہر پر ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مختصر خطبہ نکاح میں فرمایا کہ:۔

لڑکی کے ماموں حفیظ الرحمٰن صاحب واحد واقف زندگی کی دیرینہ خواہش تھی کہ ان کی بھانجی کا رشتہ کسی واقف زندگی مبلغ سے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی ہے۔ کیونکہ عبدالعزیز جمن بخش صاحب امریکہ سے وقف زندگی کر کے تعلیم کے لئے یہاں آئے تھے۔ اب فارغ ہو کر بطور مبلغ اپنے ملک میں واپس جا رہے ہیں۔

حضور نے حفیظ الرحمٰن صاحب کے خاندان کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک پرانا مخلص خاندان ہے اور ذرا اوپر جا کر خاندان حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان سے مل جاتا ہے۔ آپ نے اس خاندان کی اس قربانی کی بھی تعریف فرمائی۔ کہ انہوں نے محض دین کی خاطر دور دراز کے اس رشتہ کو ترجیح دی ہے۔ لڑکی کے دادا شیخ رحیم بخش صاحب اور پڑدادا شیخ الٰہی بخش صاحب بھی پرانے صحابی تھے۔ آخر پر حضور نے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور سلسلہ کے لئے بابرکت اور مفید بنائے۔ آمین ثم آمین ۔

ابوالعطاء جالندھری ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ مرض دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے اور حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(حافظ شفیق احمد۔ احمد نگر)

(۲) میری لڑکی خیر النساء بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے اور چھوٹی بچی کو زرد گردہ کی تکلیف ہے قارئین کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مولوی) محمد شفیع دارالنصر غربی۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

بقیہ صفحہ ۵

چنانچہ صبح ۷ بجے سے لے کر گیارہ بجے تک اس جگہ پر مٹی ڈال کر ایک پلی بنا دی گئی۔ جس پر سے آمد و رفت ہو رہی ہے یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی نوجوانوں کو دی۔ حالانکہ متاثرہ دیہات کی آبادی آٹھ دس ہزار افراد سے کم نہیں۔ لوپیوالہ کے چار خدام نے بھی اس وقار عمل میں حصہ لیا۔ پھر ڈیری والا پہنچ کر ایک بوڑھی عورت کے مکان کا کچھ حصہ اور چھت کے شہتیر وغیرہ ڈلوائے۔ گاؤں میں مریضوں کو دیکھا گیا۔ اور پیلوڈرین کی ٹکیاں تقسیم کی گئیں۔ خراب پانی میں مچھر مار دوائی ڈالی گئی۔ اور ملیریا کے لئے کونین کے انجکشن لگائے گئے۔ دیہات کی حالت نہایت ہی خراب ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ اس وقار عمل میں امیر صاحب جماعت وزیر آباد بھی شامل ہوئے